اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر:- غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عللعہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۴۹	مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۳ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۰ صفر ۱۳۵۲ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۳ جون بوقت پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ مگر آج صبح گلے اور کان درد کی شکایت تھی۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کامل عطا فرمائے

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈاکٹری اطلاع ہے۔ کہ انہیں آج ۱۳ جون دوپہر کے وقت سے بخار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؎

۱۲ جون بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں خان صاحب منشی برکت علی صاحب نے ذکر حبیب پر تقریر کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی برکات حاصل کرنے کا طریق

(فرمودہ ۱۴ جون ۱۹۰۳ء)

صحابہ کرام کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے ہی۔ جائدادیں تھیں مال تھا۔ زر تھا۔ مگر ان کی زندگی پر کسقدر انقلاب آیا۔ کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دست بردار ہو گئے۔ اور فیصلہ کر لیا۔ کہ ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جائیں۔ تو کونسی آسمانی برکات سے بے بہرہ رہ سکتے ہیں۔ بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہیں۔ بلکہ یہ تو اپنے آپکو فروخت کر دینا ہے۔ خواہ ذلت ہو۔ نقصان ہو۔ کچھ ہی کیوں نہ ہو کسی کی پرواہ نہ کی جائے مگر دیکھو اب کسقدر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو آزمانا چاہتے ہیں۔ بس یہی سمجھ رکھا ہے۔ کہ اب ہمیں مطلقاً کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیئے۔ اور ایک پرامن زندگی بسر ہو۔ حالانکہ انبیاء اور قطبوں پر مصائب آئے۔ اور وہ ثابت قدم رہے مگر یہ چاہتے ہیں کہ ہر تکلیف سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ بیعت کیا ہوئی گویا خدا تعالےٰ کو رشوت دی ہوئی۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون یعنی کیا یہ لوگ گمان کرتے ہیں۔ کہ فقط کلمہ پڑھ لینے پر ہی چھوڑ دیئے جائینگے۔ اور ان کو ابتلاؤں میں نہیں ڈالا جائیگا۔ پھر یہ لوگ بلاؤں سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ افسوس کہ ایک شخص کو جو ہمارے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ جان لینا چاہیئے۔ کہ جب تک فکر کے سرمایہ کا نکو کیا جائے کچھ نہ بنے گا۔ اور یہ شکوہ کرنا۔ کہ ملک الموت میرے پاس سے بھٹکے

احمدیہ مشن لنڈن کی تبلیغی رپورٹ

نومسلمین کی تعلیم و تربیت تبلیغ اسلام جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا احمدیہ مسجد میں لیکچر

گڈ فرائیڈے پر اجتماع

عرصہ زیر رپورٹ میں گڈ فرائیڈے کے موقعہ پر نومسلم احباب جو عام طور پر ہر جمعہ کو بوجہ تعطیل نہ ہونے کے نہیں آسکتے۔ بکثرت آئے۔ مکرم جناب درد صاحب نے واقعہ صلیب کے متعلق دلچسپ خطبہ پڑھا جس میں یہ ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ قرآن مجید کے اس بیان کی تائید میں تاریخی ثبوت پیش کئے۔ اور بالآخر مسیحیت کی ابتدائی حالت سے احمدیت کا موازنہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ عنقریب وہ زمانہ آئے گا جبکہ دنیا میں اسلام یعنے احمدیت کو غلبہ حاصل ہوگا۔

مسجد احمدیہ میں لیکچر

ہر اتوار کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احباب جمع ہوتے رہے۔ نومسلموں کو تبلیغ کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے ان سے بھی لیکچر کرائے جاتے ہیں۔ چنانچہ مختلف نومسلم دوستوں نے لیکچر دیئے میر عبد السلام صاحب بی۔ اے۔ سیالکوٹی کا لیکچر اسلام کے موضوع پر ہوا۔ جسمیں انہوں نے توحید فرشتوں اور دیگر اسلامی عقائد کا ذکر کیا اور بتایا۔ کہ اسلام ہی سب مذاہب سے اعلیٰ مذہب ہونے کی وجہ سے اس قابل ہے۔ کہ اس کی اتباع کی جائے۔ دوسرے اتوار کو شیخ عبد الرحیم صاحب احمدی نے ضرورت مذہب پر تقریر کی جس میں مختصر طور پر مذہب کی ضرورت اور اس کا پورا کرنے والا صرف اسلام کو ثابت کیا۔ اس کے بعد اتوار کو مسٹر بلال Nuttall نومسلم نے اسلام اور عیسائیت کے متعلق تقریر کی۔ جس میں قرآن مجید کا بائبل سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت مسیح علیہ السلام سے مقابلہ کرکے اسلام کی برتری ثابت کی۔

جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ۱۴ مئی ۱۹۳۳ء بروز اتوار مسجد میں قریباً ایک گھنٹہ Value of faith پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ یہ مضمون انہیں مولانا درد صاحب کے خطبہ جمعہ سے سوجھا تھا۔ (جمعہ معترضہ کے طور پر جناب چوہدری صاحب نے یہ بھی فرمایا۔ کہ جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جو شخص آسکے۔ وہ نماز میں شامل ہو۔) خطبہ میں جناب درد صاحب نے اپنی اس گفتگو کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جو بعض لوگوں سے مسیح موعود کی آمد اور شناخت کے متعلق بیان ہوئی تھی۔ اور کہا تھا کہ لوگ عام طور پر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جب وقت مسیح موعود آئے گا۔ تو ساری دنیا کو فوراً علم ہوجائے گا۔ وغیرہ۔ چوہدری صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر کسی مصلح کے آنے کی غرض صرف یہ ہو۔ کہ لوگوں کو علم ہوجائے۔ اور لوگوں کا محض ایمان لے آنا کافی ہو۔ تو بے شک اسے سورج کی طرح چڑھ آنا چاہیئے تا سب کو علم ہوجائے۔ مگر انبیاء کے آنے کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ انسانوں کی زندگیوں میں ایک پاک تغیر ہو۔ اور وہ روحانی امور میں ترقی کریں۔ اور یہ صرف یکلخت ایمان لانے سے مکمل نہیں ہوسکتی۔ اس لئے انبیاء اس طرح نہیں آتے۔ کہ فوراً مشرق و مغرب کو علم ہوجائے۔ اس کے بعد آپ نے بتایا۔ کہ انبیاء کس طرح آتے ہیں۔ اور کیونکر شناخت کئے جاتے ہیں۔ عموماً غربت کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں۔ لوگوں کے خیالات کی رو کے مخالف وہ انہیں چلانا چاہتے ہیں۔ اور باوجود مخالفت کے وہ کامیاب ہوجاتے ہیں۔ خدا کا کلام لاتے ہیں۔ یوں تو ہر انسان کے لئے الہام کا دروازہ کھلا ہے۔ اور ہر شخص اللہ تعالیٰ کی شکل میں اپنے خالق و مالک سے ہمکلام ہوسکتا ہے۔ مگر انبیاء کی بعثت کی غرض اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظاہرہ کرکے اسکی ہستی ثابت کرنا ہوتا ہے وہ معجزات بھی دکھاتے ہیں۔ مگر ان میں اخفا کا پہلو ہوتا ہے۔ تا ایماندار لوگ ممتاز ہوجائیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ خدا تک پہنچ جائیں۔ اور خدا کے ہوجائیں۔ ایسے لوگ دنیا میں ہر چیز کی قدر و قیمت کا ایک نیا معیار قائم کردیتے ہیں۔ اور جو لوگ انکی تعلیم پر چلتے ہیں۔ ان کا نقطہ نگاہ بدل جاتا ہے۔ اور وہ ہر چیز کو روحانی پیمانہ سے ناپنا شروع کردیتے ہیں۔ گو مضمون ادق تھا۔ مگر چوہدری صاحب نے ایسے صاف اور واضح پیرایہ میں بیان فرمایا۔ کہ سامعین نہایت ہی محظوظ ہوئے تقریر کے بعد ایک صاحب نے سوال کیا۔ جسکا جواب چوہدری صاحب نے ایسی عمدگی سے دیا۔ کہ سوال کرنے والے نے اقرار کیا۔ کہ اس کی پوری تسلی ہوگئی ہے۔ سامعین کی تعداد ۵۰ تھی۔ نومسلموں کے علاوہ ایم۔ اے پی ایچ ڈی۔ آئی سی ایس آئی ایم ایس کے بعض طلباء بھی تھے۔ لیکچر کا اعلان نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ وقت تنگ تھا۔ ورنہ حاضری زیادہ ہوتی۔ میں نے یہ مختصر سا نوٹ اس لئے لکھا ہے۔ کہ جماعت کے احباب کو جناب چوہدری صاحب کے کارہائے نمایاں کا علم ہو۔ جو مخلف مصروفیت کے ایام میں بھی وہ دین کی خد[illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا اظہار ناراضگی

الفضل نمبر ۱۴۸ میں مطبوعہ ڈائری کے متعلق

الفضل ۱۴۸ بابت ۱۳ جون ۱۹۳۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مطبوعہ ڈائری جب حضور کی خدمت میں پیش ہوئی تو حضور نے اس پر اظہار ناراضگی فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ میں پہلے بھی کئی مرتبہ الفضل کے عملہ کو تنبیہ کرچکا ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ ڈائری کے شائع کرنے میں اب تک نہایت بے احتیاطی سے کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض باتیں جو چند اصحاب کی موجودگی میں بیان ہوئی تھیں۔ انہیں اخبار مذکورہ بالا میں غلط طور پر درج کیا گیا ہے۔ یعنے بعض صورتوں میں محض خلاصہ دیا گیا ہے۔ جو غلط فہمی پیدا کرنیوالا ہے۔ اور بعض امور جو کسی اور سلسلہ گفتگو سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں اس ضمن میں بیان کرکے مضمون کو خلط ملط کردیا گیا ہے۔ اور اس طرح قطع و برید کی گئی ہے۔ کہ صحیح مفہوم ظاہر نہیں ہوتا۔ نیز بعض باتیں غلط طور پر حضور کی طرف منسوب ہوگئی ہیں۔ اس سے پیشتر بھی حضور نے الفضل کے ایک اور نمبر میں ڈائری کی نسبت تصحیح فرمائی تھی۔ اور ہدایات دی تھیں۔ حضور نے جب الفضل نمبر ۱۴۸ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۳ء کی ڈائری ملاحظہ فرمائی۔ تو ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ اگر اس نمبر کی اشاعت روکی جاسکے۔ تو روک دی جائے۔ اور آئندہ کے لئے اس بات کی سختی سے نگرانی کی جائے کہ ڈائریاں پوری پوری احتیاط کے ساتھ لکھی جائیں۔ اور احتیاط کے ساتھ شائع کی جائیں۔

عملہ الفضل کی طرف سے اپنی بے احتیاطی پر اظہار ندامت

الفضل کے عملہ کو نہایت افسوس ہے۔ کہ الفضل ۱۴۸ بابت ۱۳ جون ۱۹۳۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈائری یعنے ملفوظات کی اشاعت ایسے حالات میں ہوئی۔ کہ اس کے متعلق واجبی احتیاط سے کام نہیں لیا گیا۔ حالانکہ حضور کی طرف سے عملہ الفضل کو یہ تاکیدی ہدایت ہے۔ کہ حضور کی ڈائری کے قلمبند کرنے اور شائع کرنے کے معاملہ میں پوری پوری صحت اور احتیاط سے کام لیا جائے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس ڈائری کے قلمبند کرنے اور شائع کرنے میں ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے منشاء کو پورا نہیں کرسکے۔ اور ڈائری کی اشاعت میں واجبی احتیاط سے کام نہیں لیا گیا۔ چنانچہ بعض امور کو ایسے طور پر خلط ملط کردیا گیا ہے۔ کہ حضور کا مفہوم صحیح طور پر واضح نہیں ہوتا۔ اور بعض جگہ قطع و برید سے مضمون بالکل بگڑ گیا ہے اور زیادہ قابل افسوس یہ ہے۔ کہ بعض باتیں غلط طور پر حضرت صاحب کی طرف منسوب ہوئی ہیں ہمیں اپنی اس غلطی پر سخت افسوس و ندامت ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ ہم اس معاملہ میں اپنی صحافتی ذمہ داری کو پورا نہیں کرسکے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تاکیدی ہدایات کے حضور کی یہ ڈائری غلط طور پر شائع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

409

نمبر ۱۴۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

گاندھی جی دیانندجی کی شکل میں

حفاظتِ اسلام کے لئے مسلمانوں میں بیداری کی ضرورت

گاندھی جی کے طریق عمل اور ان کی سرگرمیوں کی تہ تک جانے والا ہر شخص جانتا ہے۔ کہ ان کی تمام جدوجہد ہندو دہرم کی حفاظت و ترقی اور ہندو قوم کو تمام دیگر اقوام پر غلبہ دلانے کے لئے ظہور میں آ رہی ہے۔ لیکن جب سے انہوں نے اچھوت اقوام کو بغیر انہیں انسانیت کے حقوق دیئے ہندوؤں میں جذب کرنے کی کوشش شروع کی ہے۔ ان کی یہ غرض وغایت بالکل نمایاں اور واضح ہو گئی ہے ؀

مذہبی میدان میں

۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء سے فاقہ کشی شروع کرنے کے متعلق انہوں نے جو خط و کتابت وزیر ہند اور وزیر اعظم کے ساتھ کی تھی۔ اس میں انہوں نے اپنے آپ کو سیاسی لیڈر کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ "مذہبی آدمی" کی پوزیشن میں پیش کرتے ہوئے لکھا تھا۔ "میری رائے میں اچھوت اقوام کے لئے جداگانہ انتخاب ہندو دہرم کے لئے مضرت رساں ہے" اور اس کی مزید تشریح یوں کی تھی۔ کہ "اچھوتوں کا جداگانہ انتخاب سیاسی پہلو سے بے شک اہم ہے۔ مگر مذہبی اور اخلاقی پہلو کے مقابلہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔" اور بالاخر یہ قرار دے دیا تھا۔ کہ "میرے نزدیک یہ معاملہ خالص مذہبی حیثیت رکھتا ہے" ؀

گویا گاندھی جی سیاسیات سے نکل کر مذہبی میدان میں داخل ہو گئے اور انہیں علی الاعلان یہ اعتراف کرنا پڑا۔ کہ "چونکہ میں مذہبی آدمی ہوں۔ اور اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ میرے لئے سوائے اس طریق کے اور کوئی طریق نہیں رہا جس پر عمل کر سکوں"

اسلام کے خلاف

اس اعلان کے بعد ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہیئے تھیں۔ جو گاندھی جی کو سیاسی لیڈر سمجھ کر اور یہ خیال کر کے کہ وہ ہندوستان کو ایک متحدہ قومیت کی شکل دے کر اور مختلف اقوام کا آپس میں منصفانہ سمجھوتہ کرا کر ہندوستان کی حکومت اہل ہند کو دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے گاندھی جی کی اندھا دھند تقلید کرنا اپنا فرض سمجھ رکھا ہے۔ وہ ٹس سے مس نہ ہوئے حتیٰ کہ مسلمان کہلانے والے گاندھی پرستوں نے بھی یہ خیال نہ کیا کہ جب گاندھی جی نے سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کر کے ہندو دہرم کی حفاظت کا علم بلند کر دیا ہے۔ اور وہ اس کی خاطر جان تک دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ہندو دہرم کو تمام مذاہب پر غلبہ دلانے کی طرف اپنی ساری توجہ پھیر لی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اسلام اور مسلمانوں کے بھی وہ ایسے ہی خلاف ہیں۔ جیسے کہ عیسائیت یا کسی اور مذہب کے ؀

گاندھی جی ہندوؤں کی نگاہ میں

پھر ان لوگوں کی بے حسی بلکہ بے غیرتی کے متعلق کیا کہا جائے جنہوں نے گاندھی جی کے اس کھلم کھلا اعلان کے متعلق ہندو اخبارات اور ہندو لیڈروں کی طرف سے واضح تشریحات سنیں۔ مگر پھر بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اخبار "ملاپ" (۱۹ ستمبر ۱۹۳۲ء) نے لکھا "گاندھی جی نے اس بار جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ مسلمان اس سلسلہ میں کہیں بھی نہیں ہیں اس بار وہ ایک ہندو کی شکل میں دنیا کے سامنے آئے ہیں۔ ہندو دھرم کی حفاظت ان کا پرم دھرم ہے"

گویا مسلمانوں کو صاف الفاظ میں بتا دیا گیا۔ کہ گاندھی جی نے اچھوتوں کے متعلق جو جدوجہد شروع کی ہے۔ اس کے متعلق مسلمان یہ خیال نہ کریں۔ کہ اس سے کسی نہ کسی رنگ میں ان کو بھی کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچ جائے گا۔ کیونکہ اب گاندھی جی ایک ہندو کی شکل میں دنیا کے سامنے آئے ہیں۔ اور ہندو دہرم کی حفاظت کے مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں ؀

مسٹر سی ایس رنگا آئر مشہور ہندو لیڈر نے تو یہاں تک کہا "سری کرشن نے کہا ہے۔ کہ جب کبھی ہندو دہرم کا ناش ہوتا ہے۔ اور سنسار میں پاپ پھیلتا ہے۔ تو میں اس سنسار میں آ کر منش ماتر (بنی نوع انسان) کی سہائتا (امداد) کرتا ہوں۔ ہم مہاتما گاندھی کے تئیں اسی طرح اپنی شردھا کا اظہار کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ پرماتما کے حکم سے منش ماتر کی سہائتا کے لئے آئے ہیں۔ اور آج نہایت ہی موزوں اور شاندار طریقہ سے ہمارے رشیوں کے حکم مانتے ہوئے۔ اور دیوتاؤں کے عقیدہ پر کاربند رہتے ہوئے مہاتما گاندھی نے اپنے اوپر ایک ایسے فیصلہ کے خلاف اپنی جان تک لڑا دینے کا برت دھارن کیا ہے" ؀

اسلام اور مسلمانوں کے لئے خطرہ

مطلب صاف ہے۔ کہ گاندھی جی ہندوؤں کے نزدیک پرماتما کے حکم سے رشیوں کے حکم کو مانتے ہوئے۔ اور دیوتاؤں کے عقیدہ پر کاربند رہتے ہوئے ہندو دہرم کی ترقی اور اشاعت کا کام کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ وہ دیگر مذاہب کو اور خصوصاً اسلام کو ہندوستان سے مٹا دینا چاہتے ہیں۔ ہمیں ان لوگوں کی عقل و سمجھ پر بے حد حیرت ہے۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام کو ہندوؤں میں جذب کرنے کے لئے گاندھی جی نے جو مہم شروع کر رکھی ہے اس میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اور بعض مسلمان کہلانے والوں کی نادانی اور جہالت تو یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ وہ اس بارے میں گاندھی جی کی امداد کر رہے ہیں۔ حالانکہ صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر ہندو گاندھی جی کے پیچھے چل کر ان اچھوت اقوام کو جن کے سایہ تک سے دور بھاگتے ہیں۔ جن میں انسانیت کا ایک ذرہ بھی نہیں سمجھتے۔ اور جن کے ساتھ ذلیل سے ذلیل اور بد سے بدتر سلوک روا رکھنے کے احکام ان کی مقدس کتب میں موجود ہیں۔ اپنے ساتھ شامل کرنے پر تیار ہو گئے۔ اور انہوں نے اچھوتوں کی ہستی کو مٹا کر انہیں اپنے اندر جذب کر لیا۔ تو پھر ہندوستان میں ان کی اکثریت اس درجہ خوفناک ہو جائے گی۔ کہ مسلمان ان کے سامنے آنکھ بھی نہ اٹھا سکیں گے۔ اور جب ہندوؤں کے نزدیک مسلمان مجسم پاپ ہیں تو اس پاپ کو ناش کرنے کے لئے جو چاہیں گے۔ کریں گے ؀

گاندھی جی اور دیانندجی

ہندوؤں میں دیانندجی اسی مقصد اور مدعا کو لے کر کھڑے ہوئے تھے لیکن چونکہ وہ کھلم کھلا میدان میں آ گئے۔ اس لئے مسلمان ہوشیار ہو گئے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے انہوں نے جدوجہد شروع کر دی لیکن گاندھی جی بہت گہری چال چل رہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا ایک حصہ ابھی تک ان کی حقیقت سے واقف نہیں۔ حالانکہ بات یہ ہے۔ کہ گاندھی جی زیادہ خطرناک صورت میں دیانندجی کی غرض وغایت کو پورا کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ اور انہی کی شکل پر نمودار ہو چکے ہیں۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے خود دیانندجی کے پیرو آریہ صاحبان کہہ رہے ہیں ؀

آریہ صاحبان کا یہ دعوٰی ہے کہ ہندو دھرم اور ہندو تہذیب کو از سرِ نو قائم کرنے کے لئے دیانند جی کھڑے ہوئے تھے۔ دیانند جی کو اس میں کامیابی ہوئی یا نہیں۔ لیکن اب وہ کہہ رہے ہیں۔

"مہاتما گاندھی کی کٹھن تپسیا نے ہندو تہذیب اور ہندو دھرم کی سوئی ہوئی سپرٹ کو جگا دیا ہے۔" "وہ ہندو تہذیب کو از سرِ نو جیوت کرنے والے ہیں۔" (ملاپ ۳۱ مئی ۱۹۳۳ء)

ایک دوسرے اخبار "پرتاپ" (۳۱ مئی) نے تو یہاں تک لکھدیا ہے کہ ؎

دیانند اور اس کے ماننے والے نہ کیوں خوش ہوں
کہ ان کے کام کا بیڑا اٹھایا آج گاندھی نے

یہ ہے گاندھی جی کا صحیح نقشہ جو آریوں نے کھینچ کر پیش کیا، اور اس کی موجودگی میں اس بارے میں شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی کہ جن اغراض و مقاصد کو لے کر دیانند جی چلے تھے وہی گاندھی جی کے ہیں۔

دیانند جی کا کام

اس موقعہ پر اگر مختصراً یہ بتایا جائے کہ دیانند جی نے ہندو دھرم کی حفاظت اور ہندو تہذیب کو زندہ کرنے کے کیا طریق ارشاد فرمائے اور ان کے پیش نظر وہ کونسا کام تھا جس کا بیڑا آج گاندھی جی نے اٹھایا ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

سب سے اول دیانند جی نے یہ کوشش کی کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو غیر ملک والے قرار دیکر ان کے خلاف ہندوؤں کے دلوں میں نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کر دیں۔ اور اس طرح ان کے خون کے پیاسے بنا دیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اس کتاب میں جسے آریہ دیگر مذاہب کی الہامی کتب کے مساوی درجہ دیتے اور جس میں درج شدہ احکام پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لکھا:-

"جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ (مسلمان اور عیسائی) اس ملک (ہندوستان) میں آکر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے بہ ترتیب آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے۔" (ستیارتھ پرکاش ایڈیشن چہارم صفحہ ۳۰۵)

پھر لکھا:-

"شروع دنیا سے لے کر مہابھارت تک چکرورتی یعنی تمام روئے زمین پر حکومت کرنے والے راجا آریہ کل میں ہی ہوتے تھے اب ان کی اولاد اپنی بدبختی کے باعث راج چھوڑ کر غیر ملک والوں کے پاؤں تلے دب رہی ہے۔" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۱۲)

جن لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے متعلق اس طرح زہر بھر گیا ہو۔ اور جن کی راہ نمائی کا فخر گاندھی جی کو حاصل ہو چکا ہو۔ ان سے اہل ہند کو جس قسم کی توقعات ہو سکتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ ان کی تشریح کرنے کی ضرورت نہیں۔

خود دیانند جی نے اس بارے میں جو جی مہاراج کا یہ حکم ہندوؤں کے لئے پیش کر کے خطرہ کو بالکل نمایاں کر دیا ہے۔ کہ

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات۔ جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے۔" (ستیارتھ صفحہ ۰۰۰)

دوسری جگہ وید کی بے عزتی کرنے کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ "وید کے خلاف کو ماننا۔" (ستیارتھ صفحہ ۳۵۳)

گویا ہر وہ شخص جو ویدوں کو نہیں مانتا۔ ویدک دھرم میں اس کی یہ سزا ہے کہ اسے ذات۔ جماعت اور ملک سے نکال دیا جائے۔

مسلمان غور کریں

یہ دیانند جی کے کام کا نہایت ہی مختصر سا خاکہ ہے۔ اور آریہ اب اس لئے خوش ہو رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی نے اس کام کو سرانجام دینے کا بیڑا اٹھا لیا ہے۔ ہمیں اس کے متعلق نہ گلہ ہے نہ افسوس۔ ایک گاندھی چھوڑ اگر ہزار گاندھی بھی دیانند کی روح لے کر کھڑے ہو جائیں تو انہیں ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا مسلمان حفاظت اسلام کی طرف سے اب بھی غافل پڑے رہیں گے۔ اور گاندھی جی کو ان کی دیانندی شکل میں دیکھنے کے لئے تیار نہ ہونگے۔ گاندھی جی نے اپنے عمل سے اور ان کے پیروؤں نے ان کے اعمال کی تشریحات سے واضح کر دیا ہے۔ کہ دیانند جی نے اب گاندھی جی کی شکل میں جنم لیا ہے۔ اور دیانند جی کے کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اب بھی اگر کوئی مسلمان گاندھی جی کو دشمن اسلام دیانند جی کے مانند نہیں سمجھتا۔ اور ان کی سرگرمیوں کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے نقصان رساں خیال نہیں کرتا۔ تو ہمیں اس کے دعوٰے اسلام میں بھی شک ہے۔ وہ دراصل دشمن اسلام ہے۔ جو مسلمان کہلا کر گاندھی جی کا آلہ کار بنا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم ان لوگوں کو جن کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ جو اسلام کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جو ہندوؤں کی غلامی کو موت سے بدتر خیال کرتے ہیں۔ اور جن کے نزدیک ہندوستان پر ہندوؤں کا تسلط بہت بڑا عذاب ہے۔ توجہ دلاتے ہیں کہ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے ہر ممکن سعی و کوشش کریں۔ اور گاندھی جی کو اپنے منصوبوں اور ارادوں میں ناکام کر کے ان پر واضح کر دیں۔

ہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اچھوت اقوام میں خصوصاً تبلیغ اسلام کی جائے۔ اور . . . یں اس پھندے میں نہ پھنسنے دیا جائے۔ جو ان کے لئے تیار کیا جا رہا ہے

مسلمانانِ کشمیر کی خانہ جنگی

اور

ریاست کشمیر کا تشدد

افسوس ہے۔ کہ اہل کشمیر خانہ جنگی میں مبتلا ہو کر نہ صرف خود ایک دوسرے کی تخریب اور نقصان رسانی کے در پے ہو گئے بلکہ ریاست کو ایک بار پھر تشدد اور سختی کا المناک مظاہرہ کرنیکا موقع مل گیا۔ دراصل فتنہ جواب قیامت بن کر مسلمانان کشمیر پر ٹوٹ پڑا ہے۔ اسی وقت شروع ہو چکا تھا جبکہ ریاست مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ اور اسے بعض اصلاحات نافذ کرنے کا وعدہ کرنا پڑا تھا پھر جوں جوں مسلمانوں کے مطالبات منصہ شہود پر آتے گئے مسلمانوں میں نفاق پیدا کرنے کیلئے یوسف شاہ صاحب میر واعظ کی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ اور وہ نت نئی انجمنیں پیدا کرکے ریاست کی خاص خدمات سرانجام دینے لگا۔ پچھلے دنوں جب اس کی سرگرمیاں بالکل واضح ہو گئیں تو ریاست نے اس سے حفظ امن کی ضمانت طلب کی۔ اور ضمانت نہ دینے پر اسے علاقہ جموں کے ایک جیل میں بھیجدیا۔ لیکن چند ہی روز کے بعد اسے اپنے گھر پہنچا دیا گیا۔ اور یہ عقدہ نہ کھلا کہ کسی نے اس کی ضمانت دی یا نہیں۔ اور اگر دی تو کس نے۔

اس کارروائی کو دیکھتے ہوئے جو دراصل ڈرامہ سے زیادہ وقعت نہ رکھتی تھی خیال کیا گیا تھا۔ کہ یہ تمہید ہے اس مقصد کی۔ جو ریاست کے پیش نظر ہے۔ اور جو ان لوگوں کو سختی اور تشدد کا نشانہ بنانا ہے جن کے خلاف یوسف شاہ صاحب مصروف عمل تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یوسف شاہ کو دو جموں کا جیل دکھا کر اپنے گھر پہنچا دیا گیا لیکن شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور ان کے رفقاء کار جنہیں یوسف شاہ نے اپنا مد مقابل بنا رکھا تھا۔ اور جن کے خلاف ہر طرح اشتعال دلاکر فساد برپا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ انہیں ہنگامی قانون کے ماتحت گرفتار کرکے جیل خانہ میں ٹھونس دیا گیا۔ اس کے بعد شیخ عبد اللہ صاحب کے متعلق اظہار ہمدردی کرنے والوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور جو کشمیر سے آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہے وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس طرح صریح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ ریاست کی غرض مسلمانوں کی خانہ جنگی کو دور کرنا اور امن قائم کرنا نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو جو اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے اور اپنے مطالبات کو پورا کرانے پر زور دے رہے ہیں سختی اور تشدد کے ذریعہ دبانا ہے۔

ریاست کشمیر اگر ایک دفعہ پھر مسلمانان کشمیر کے حوصلہ اور استقلال کا جائزہ لینا چاہتی ہے اور ان کی خانہ جنگی کی آڑ میں یہ سمجھتی ہے کہ انہیں جبر و سختی سے خموش کرا سکیگی۔ تو وہ بڑی خوشی سے از سرِ نو اس کا تجربہ کرے لیکن اسے یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ وہ قومی غدار جو اپنی قوم کے مفاد کو تباہ و برباد کرنے کیلئے آلہ کار بن سکتے ہیں۔ وہ کسی حکومت کے استحکام اور قوت کا موجب نہیں ہوا کرتے۔ اور مظالم سے تنگ آئی ہوئی اقوام جب مجلسی کا

410

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

چندوں کی ادائیگی میں سرگرمی دکھاؤ

نادہند افراد اور جماعتوں کو انتباہ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ / جون ۱۹۳۳ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میں

سردرد کی وجہ سے

زیادہ تو نہیں بول سکتا۔ لیکن میں قادیان کے دوستوں کو اور باہر کی جماعت کے دوستوں کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس نئے سال یعنے

بجٹ کے سال کا ایک مہینہ

ختم ہو چکا ہے۔ میں نے اس سال مجلس شوریٰ کے موقع پر بیان کیا تھا کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے بے شک

نئے آدمیوں میں کمزوری

ہوتی ہے۔ مگر نیا ہونا بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک نیا ہونا نام کا ہوتا ہے۔ اور ایک حقیقت کا۔ کوئی شخص دو مہینے چار مہینے یا پانچ مہینے نیا رہا بھی۔ تو اسے نیا سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر یہ کہ نئی جماعت یا نئے احمدی

پچاس سال تک نئے

ہی رہیں۔ ایک تعجب انگیز امر ہے۔ اور یہ نیا ہونا نام کا ہوگا حقیقت کا نہیں جیسے دلہن جب بیاہ کر لائی جاتی ہے۔ تو اسے دلہن کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ پھر وہ بڑی ہو جاتی ہے۔ اس کے بچے ہونا شروع ہو جاتے ہیں لڑکے اور لڑکیوں کے بعد اس کے پوتے اور پوتیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر اسے دلہن ہی کہکر پکارتے رہتے ہیں ؏

اب اتنے عرصہ کے بعد کہ سلسلہ احمدیہ کو قائم ہوئے

پچاس سال سے بھی زائد

ہو گئے ہیں۔ اور بیعت کے زمانہ پر بھی چھیالیس سال کے قریب گزر چکے ہیں۔ ہماری جماعت نئی نہیں کہلا سکتی۔ اور نہ اس کے افراد نئے احمدی کہلا سکتے ہیں ؏

چھیالیس سال کے زمانہ میں صحابہؓ نے

نصف دنیا

فتح کر لی تھی۔ بعثت سے ۱۳ سال کے عرصہ کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی۔ اور ۲۳ سال کے بعد آپ فوت ہوئے۔ ۲۵ ½ سال ابھی آپ کے دعوے پر نہیں گزرے تھے کہ عرب سارا فتح ہو چکا تھا۔ شام کا بہت سا حصہ بھی فتح ہو چکا تھا۔ ۴۲ سال ابھی آپکے دعوے پر نہیں گزرے تھے۔ کہ صحابہؓ نہ صرف شام بلکہ اناطولیہ کا ایک حصہ بھی فتح کر چکے تھے۔ مصر فتح ہو چکا تھا۔ ایران فتح ہو چکا تھا۔ اور عراق بھی فتح ہو چکا تھا۔

دنیا کی دو زبردست سلطنتیں

جو آجکل کی انگریزی اور روسی حکومت کی طرح تھیں۔ انہیں شکست دے کر ان میں سے ایک کو بالکل برباد کر چکے تھے۔ اور ایک کی حکومت کا بیشتر حصہ لے چکے تھے۔ اور

چھیالیس سال کے اختتام پر

کہ یہ ہماری جماعت کی بیعت کا زمانہ ہے۔ وہ ایران سے گزر کر چین کے بہت سے علاقے فتح کر چکے تھے۔ افغانستان کو بھی فتح کر چکے تھے۔ اور

ہندوستان میں

بھی اسلامی فوجیں داخل ہو چکی تھیں۔ ادھر یورپ کے کناروں تک اسلامی جھنڈا لہرانے لگ گیا تھا۔

غرض صحابہ کرام کے عمل کو دیکھتے ہوئے چاہیئے تھا۔ کہ اتنے ہی عرصہ میں جماعت احمدیہ بھی

متمدن دنیا کو فتح

کر لیتی۔ یا کم از کم اس کے نیچے سرنگ لگا دیتی۔ لیکن ہماری جماعت کے لوگ ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے کہدیا کرتے ہیں۔ کہ ابھی

نئی جماعت

ہے۔ افراد پوری سرگرمی نہیں دکھا سکتے۔ مگر یہ نیا ہونا ایسا ہی ہے جیسے بڑھیا کو لوگ دلہن کہدیا کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو نیا کہنے سے کوئی انسان نیا نہیں بن سکتا۔ ایک بڈھا جس کے دانت جھڑ چکے ہوں۔ اگر اپنے آپ کو بچہ کہے۔ تو یہ نہیں۔ کہ لوگ اسے بچہ کہنے پر تیار ہو جائیں گے۔ بلکہ ہنسیں گے۔ اور مخول کریں گے۔ پس ہماری

جماعت کو چاہیئے

کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرے۔ میں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ اگر لوگ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کریں گے۔ تو ایسے افراد یا جماعتوں کو اس طریق پر

جکڑ دیا جائے گا

کہ یا تو مجبور ہو کر انہیں جماعت کے ساتھ چلنا پڑے گا۔ اور جس رنگ میں

مخلصین جماعت

خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح انہیں بھی خدمت دین کرنی پڑیگی اور یا پھر انہیں جماعت کو چھوڑ دینا پڑے گا

بزدل اور کمزور آدمی

ہمیشہ باقیوں کو بھی خراب کیا کرتے ہیں۔ جب ہم تھوڑے سے تھے تب بھی دنیا ہم سے مرعوب تھی۔ اب ہم زیادہ ہو گئے ہیں اور اب بھی

دنیا ہم سے مرعوب ہے

لیکن اگر وہی اخلاص اور قربانی ہم میں ہوتی۔ جو تھوڑے ہونے کی حالت میں پائی جاتی تھی۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ آج دنیا پہلے سے بیسیوں گنا زیادہ ہم سے مرعوب ہوتی ؏

اب جبکہ مالی سال کا ایک مہینہ گزر چکا ہے۔ قادیان کے لوگ اور کارکن دیکھ لیں۔ کہ انہوں نے

پہلے مہینہ کا حصہ

ادا کر دیا ہے، یا نہیں۔ اگر ادا کر دیا ہے۔ تو سمجھ لیں۔ کہ

بارہ مصیبتوں میں سے ایک مصیبت

ان پر سے ٹل گئی۔ چندہ دینا مصیبت نہیں۔ بلکہ غفلت کے بدلہ میں سزا ملنے کی مصیبت مراد ہے۔

خدا تعالےٰ کے راستہ میں قربانی

کرنا ہمیشہ ترقی نعمت اور برکت کا موجب ہوتا ہے۔ پس یہ مراد نہیں کہ قربانی کرنا مصیبت ہے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں نے اپنے فرض کو ادا کر کے اس مصیبت سے اپنے آپ کو بچا لیا۔ جو نہ ادا کرنے کی صورت میں ان پر آسکتی تھی۔ یعنے یا تو وہ اپنی کمزوریوں کی وجہ سے جماعت سے نکال دئے جاتے۔ یا کسی اور گرفت میں آجاتے ؛

لیکن اگر اپنے فرض کو ادا نہیں کیا گیا۔ تو سب سے پہلی جماعت جو

زجر کے نیچے

آنی چاہیئے۔ اور آئے گی۔ وہ قادیان کی جماعت ہے۔ میں قادیان کے دوستوں اور باہر کی جماعتوں کی بھی عنقریب ایک لسٹ طلب کروں گا۔ اور دیکھوں گا۔ کہ کون کون سی جماعتوں نے اپنا

مئی کا فرض

ادا کر دیا ہے۔ پھر جن کے متعلق یہ معلوم ہوگا۔ کہ انہوں نے مئی میں اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ ان کے متعلق

مناسب تدابیر

اختیار کروں گا۔ اس میں شبہ نہیں۔ بجٹ سال کے آخر میں ختم ہوتا ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ اگر شروع سال سے احتیاط نہ کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لوگ غافل رہیں گے۔ اور اس طرح ان کے

گناہوں کا ایک حصہ

ہمیں بھی اٹھانا پڑے گا۔ نگران کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو ہر وقت ہوشیار کرتا رہے۔ اور اگر ہم ہر مہینہ انہیں توجہ نہیں دلائینگے تو جو شخص اپنا فرض ادا نہیں کرے گا۔ وہ بارہ مہینے کے بعد جب

انتہائی سزا کا مستحق

ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ کے حضور جس طرح وہ سزا کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح نگران بھی اس سزا کا حصہ دار ہوگا۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ یہ

ہمارا فرض ہے

کہ ہم ہر مہینے یہ دیکھتے چلے آئیں۔ کہ ذمہ داریاں ادا ہو رہی ہیں یا نہیں۔ اب دوسرے مہینہ کی ذمہ داری شروع ہو رہی ہے۔ آج ۹ تاریخ ہے۔ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد مئی کی ذمہ داری ادا کر دیں۔ اور جون کی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے بھی سرگرم عمل ہو جائیں۔ ورنہ ان لوگوں کو جو مونہہ سے

احمدیت کا دعوےٰ

کرتے ہیں۔ اور جنکا شور صرف اس لئے ہوتا ہے۔ کہ فلاں خرچ گھٹا دو۔ فلاں مد میں کمی کر دو۔ میں ہوشیار کرتا ہوں۔ کہ انہیں اس بات پر تیار رہنا چاہیئے کہ یا تو اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈال کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ یا

بزدلوں کی طرح

پیٹھ موڑ کر چلے جائیں۔ اور یہ میدان ان لوگوں کے لئے چھوڑ دیں جو بظاہر غیر مومن ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے حضور مومنوں میں شامل ہیں یعنے وہ آئیندہ جماعت میں داخل ہونے والے لوگ جن کی قربانیاں ان پہلوں کے لئے

شرمندگی کا موجب

ہوں گی۔ اور جن کا اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں فدا کر دینا پیٹھ پھیرنے والوں کے لئے

ذلت کا داغ

ہوگا۔ بہت ہیں جو پیچھے آتے ہیں۔ مگر اپنے اخلاص کی وجہ سے آگے نکل جاتے ہیں۔ جیسے

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضؓ

تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ پیچھے آئے۔ مگر آگے نکل گئے۔ اگر کمزور لوگ

جماعت سے خارج

ہو کر اپنی جگہیں خالی کر دیں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ یہ یقیناً جماعت کی کمزوری کا باعث نہیں ہوں گے۔ بلکہ ان لوگوں کو آگے لانے کا باعث ہوں گے۔ جو ابھی جماعت میں داخل نہیں ہوئے اگر

کمزور ایمان والے

غداری کریں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جیسے ہی وہ جماعت سے نکلیں گے

خدا تعالےٰ کی غیرت

جوش میں آئے گی۔ اور ان لوگوں کو آگے لے آئے گی۔ جو ابھی پیچھے ہیں۔ اور اس طرح یہ کمی اور خلا پورا کر دیا جائے گا

پس میں یہاں کے دوستوں کو اور باہر کی جماعتوں کو بھی اس خطبہ کے ذریعہ آگاہ کر دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ وہ بعد میں کہدیں ہمیں علم نہیں تھا۔ اور ہم یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ

سال کے آخر میں حساب

لیا جائے گا۔ سال کے بعد کا حساب کوئی فائدہ نہیں دے سکتا کیونکہ نہ تو وہ انہیں بچا سکتا ہے۔ جنہیں سزا ملتی ہے۔ اور نہ ہی سلسلہ کو کوئی فائدہ دے سکتا ہے۔ محاسبہ ساتھ کے ساتھ ہوگا۔ مگر

انتہائی سزا

سال کے آخر میں دی جائے گی ؛

درحقیقت

اخلاص کا تقاضا

تو یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ مجھے اس قسم کے خطبہ کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ کیونکہ ہر مومن ایک عمود اور ستون ہوتا ہے۔ جس پر دنیا قائم ہوتی ہے۔ اُسے کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کھڑا ہمیشہ اسے کیا جاتا ہے جس کی جڑ نہ ہو۔ پس میرا یہ خطبہ گو

مخلصین کی ایک رنگ میں ہتک

ہے۔ کیونکہ وہ لوگ ایسے ہیں۔ جنہیں خدا کے فضل سے پائے ثبات بخشا گیا۔ اور انہیں توفیق دی گئی ہے۔ کہ وہ باقیوں کے لئے عمود اور ستون بنیں۔ در اصل میرے مخاطب وہ نہیں۔ بلکہ وہ لوگ ہیں جو

مخلصین کے نام پر بٹہ لگانے والے

ہیں۔ اور جن کی مثال پیش کر کے مخالف لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ بھی اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ ورنہ ہر مالی تحریک کے موقعہ پر میں نے دیکھا ہے۔ نادہند خاموشی سے گھر میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اور مخلصین جو پہلے ہی

بوجھ سے دبے ہوئے

ہوتے ہیں۔ آگے نکل آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ آئیندہ [illegible] کی بجائے ہم [illegible] دیں گے۔ یا [illegible] کی بجائے [illegible] دیں گے۔ یا [illegible] کی بجائے [illegible] دیں گے۔ تب میں سوچتا ہوں۔ کہ دیکھو جن کے متعلق میں چاہتا ہوں۔ کہ انہیں بوجھ سے نکالوں۔ وہ تو بوجہ اخلاص کے موجودہ دقتوں اور

مالی مشکلات کے باوجود

ہر آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ مگر بزدل اور کمزور ایمان والا بیٹھا رہتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ دیکھوں کون لوگ اس کے مخاطب ہیں۔ دیکھوں کون اس آواز پر لبیک کہتا ہے۔

میرا منشاء

ہے۔ کہ اب ایسے ہی لوگوں کو مخاطب کیا کروں۔ تا وہ جاگیں۔ اور بیدار ہوں۔ یا پھر دوسروں کے لئے اپنی جگہ خالی کر دیں ؛

پس اس خطبہ کے ذریعہ میں پہلے

قادیان والوں کو

اور پھر

باہر کی جماعتوں کو

توجہ دلا کر اپنی ذمہ واریوں سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ میری ذمہ واریاں تو پھر بھی رہیں گی۔ ہاں اپنی ذمہ واری کے ایک حصہ کو میں ادا کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ اگر

کوئی کوتاہی

رہ گئی ہے۔ تو لوگ کوشش کر کے اس داغ سے اپنے آپ کو بچا لیں گے۔ جو اپنا فرض ادا نہ کرنے سے

انسان کے دل

اور اس کے ماتھے پر لگا دیا جاتا ہے ؛

فضیلتِ اسلام

زبانِ عربی کی عدیم المثال وسعت

شریعت اسلامی کو جو فضائل حاصل ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ قرآن مجید اس زبان میں نازل ہوا۔ جو دنیا کی تمام مروجہ زبانوں سے بڑھ کر ہے۔ اور جو ام الالسنہ ہے۔ اس کے اثبات میں صرف ایک امر پیش کیا جاتا ہے۔

یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے۔ کہ بارش پر حیات انسانی کا دارومدار ہے۔ پانی برسنے سے کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں۔ ندی نالے بہتے اور نہریں رواں ہوتی ہیں۔ بارش کے برسنے کی وجہ سے ہی کنوؤں میں پانی آتا ہے۔ اگر ایک لمبے عرصہ تک بارش نہ ہو۔ تو زمین خشک ہو جاتی۔ اور قحط نمودار ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں لوگ بھوکے مرنے لگتے ہیں ؛

بارش کی اقسام

بارش اللہ تعالےٰ کے انعامات میں سے ایک انعام ہے مگر یہ بھی ہر شخص جانتا ہے کہ بارش مختلف اقسام کی ہوتی ہے۔ کبھی موسلادھار بارش برستی ہے۔ کبھی معمولی۔ کبھی اولے پڑتے ہیں۔ اور کبھی ایسی جس سے جان و مال اور نفوس کی ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔ کبھی انعام کے رنگ میں ہوتی ہے۔ اور کبھی عذاب کے رنگ میں۔ کبھی معمولی اور کبھی زوردار۔ دنیا کی کسی اور زبان میں بارش کے اس کی مختلف حیثیتوں کے لحاظ سے نام موجود نہیں۔ لیکن عربی زبان کی وسعت کا اس سے پتہ چل سکتا ہے۔ کہ بارش کے مختلف نام رکھے گئے ہیں۔ جو قرآن مجید میں استعمال بھی کئے گئے ہیں۔ اس وقت ہم وہ اسماء زبان عربی کی وسعت کے اثبات میں درج کرتے ہیں ؛

صیّب

قرآن مجید میں ایک لفظ جو بارش کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یا بالفاظ دیگر قرآن مجید نے بارش کی جو ایک قسم بیان فرمائی وہ صیّب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس قسم کی بارش کا ذکر الفاظ ذیل میں کیا ہے

او کصیب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق یجعلون اصابعھم فی اٰذانھم من الصواعق حذر الموت واللہ محیط بالکافرین۔ یکاد البرق یخطف ابصارھم کلما اضاء لھم مشوا فیہ (سورۃ بقرہ)

یعنے ان لوگوں کا حال اس بارش جیسا ہے۔ جو آسمان سے اترتی ہے جس میں اندھیرا گرج اور بجلی ہوتی ہے۔ اور کڑک پر موت کے ڈر سے لوگ انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیتے ہیں۔ اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔ قریب ہے کہ بجلی کی چمک ان کی بصارت کو اچک لے جائے۔ جب کبھی روشنی ہو۔ تو اس میں چل پڑتے ہیں

ان الفاظ میں بتایا گیا ہے۔ کہ صیب اس بارش کو کہتے ہیں کہ جب وہ برستی ہے۔ تو آسمان پر ایسی گھٹا چھا جاتی۔ اور اتنی سخت تاریکی غالب آجاتی ہے۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہیں دیتا۔ بادل گرجتے ہیں۔ اور بجلی اس طرح متواتر چمکتی ہے۔ کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں ؛

مدرار

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے۔ جسے موسلادھار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے اس کو مدرار کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وارسلنا السماء علیھم مدرارا۔ ہم نے ان پر موسلادھار مینہ برسایا۔ سورۃ ہود میں آتا ہے۔ یاقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا و یزدکم قوۃ الی قوتکم ولا تتولوا مجرمین اے لوگو اپنے رب کے حضور استغفار سے کام لو۔ اور توبہ کرو۔ وہ تم پر موسلادھار مینہ برسائیگا۔ اور تمہاری قوتوں میں اضافہ کرے گا مجرم ہو کر اس سے اعراض مت کرو۔ سورۃ نوح میں آتا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کرتے ہوئے کہا۔ فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ یرسل السماء علیکم مدرارا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا۔ کہ اپنے رب سے مغفرت چاہو۔ وہ بہت بخشنے والا خدا ہے۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو آسمان سے تمہارے لئے موسلادھار مینہ برسائیگا

ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ مدرار ایسی بارش ہوتی ہے۔ جو موسلادھار ہو۔ اور نفع بخش ہو۔ کیونکہ مدرار کے نتیجہ میں باغات سرسبز ہوتے ہیں نہریں بہتی ہیں۔ انسانوں کی صحت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اور یہ تمام باتیں نوع انسان کے لئے مفید ہیں۔ بخلاف صیب کے کہ وہ انسانوں کے لئے پیغام مصیبت ہوتی ہے

برد

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے جس میں اولے برستے ہیں۔ اس بارش سے کھیتوں کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات حیوانات بلکہ انسان بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے سورۃ نور میں اس کا ذکر بایں الفاظ فرمایا ہے۔ و ینزل من السماء من جبال فیھا من برد فیصیب بہ من یشاء و یصرفہ عن من یشاء یکاد سنا برقہ یذھب بالابصار اللہ تعالےٰ آسمان سے اولے اتارتا ہے۔ اور جس پر چاہتا ہے ڈالدیتا ہے۔ قریب ہے۔ کہ بجلی کی چمک آنکھوں کو اچک لے جائے بادی النظر میں جبال کا آسمان پر ہونا تعجب خیز دکھائی دیتا ہے لیکن جبکہ اولوں کی مقدار خشخاش کے دانے سے لے کر انڈوں کے برابر ہوا کرتی ہے۔ اور جبکہ بلندیوں پر برف کے بادل بنتے ہیں اور انہی سے برف کے ٹکڑے اولوں کی صورت میں زمین پر گرتے ہیں۔ تو اگر ان کے مجموعہ کو پہاڑ کہا گیا۔ تو بالکل بجا اور درست کہا گیا جو سائنس کی موجودہ تحقیق کے بھی بالکل مطابق ہے کیونکہ سائنس یہی کہتی ہے کہ برف پانی کے جمے ہوئے اجزاء کا نام ہے۔ اور یہ اجزاء جب ہوا میں بہت بلند ہو جاتے ہیں۔ تو بجائے بارش کے بادل بننے کے برف کے بادل بن جاتے ہیں۔ یہ بارش بستیوں اور کھیتیوں کے لئے مضر ہوا کرتی ہے ؛

غیث

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے۔ جب امساک باراں اور خشک سالی کے بعد لوگ پانی کی سخت انتظار میں ہوتے ہیں۔ تو برستی ہے عربی زبان میں اسے غیث کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و ینشر رحمتہ و ھو الولی الحمید یعنے وہی ہے۔ جو غیث اتارتا ہے۔ بعد اس کے کہ لوگ ناامید ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اس غیث کے ذریعہ اپنی رحمت دنیا پر پھیلاتا ہے۔ اور وہ ولی اور حمید ہے

سورۃ یوسف میں جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خواب کی تعبیر بتائی۔ کہ سات سالہ قحط کا خطرناک دور آئیگا تو اس کے بعد کے لئے فرمایا۔ ثم یاتی من بعد ذالک عام فیہ یغاث الناس و فیہ یعصرون اس کے بعد ایک اور سال ایسا آئیگا جس میں لوگوں کو غیث کے ذریعہ پانی دیا جائے گا۔ اور لوگ اس میں شیرے نچوڑینگے۔ غیث اور یغاث دونوں ایک ہی مادہ غاث کے مشتقات میں سے ہیں۔

سورۃ حدید میں آتا ہے۔ کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ غیث سے جو پیداوار ہوتی ہے۔ وہ کفار کو بہت بھلی لگتی ہے ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ جو بارش خشک سالی قحط اور امساک باراں کے بعد برسے اور اس سے خوب پیداوار ہو وہ غیث کہلاتی ہے ؛

ودق

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے۔ جو مون سون یعنی ھوا الموسم کے آنے سے برستی ہے عربی زبان میں اسے ودق کہا جاتا ہے۔ سورۃ روم میں آتا ہے۔ اللہ الذی یرسل الریاح فتثیر سحابا فیبسطہ فی السماء کیف یشاء و یجعلہ کسفا فتری الودق یخرج من خلٰلہ فاذا اصاب بہ من یشاء من عبادہ اذا ھم یستبشرون خدا وہ ہے۔ جو ہوائیں بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اٹھالاتی ہیں۔ اور انہیں آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ اور اسے تہ بتہ کر دیتا ہے۔ پھر اس کے درمیان سے مینہ برستا ہے۔ اور لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔

سورۃ نور میں آتا ہے الم تر ان اللہ یزجی سحابا ثم یؤلف بینہ ثم یجعلہ رکاما فتری الودق یخرج من خلٰلہ

کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ بادلوں کو چلاتا ہے۔ پھر ان کو باہم ملا دیتا ہے۔ اور پھر ان کو تہ بتہ کر دیتا ہے۔ پھر تو دیکھتا ہے۔ کہ ان بادلوں میں سے بارش برسنے لگتی ہے۔ ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ ودق وہ بارش ہوتی ہے۔ جو مانسون کے مطابق ہوتی ہے۔ اس سے پیداوار خوب ہوتی ہے۔ اور لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔

ماء منہمر

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے۔ جو موسلا دھار سے بھی کہیں زیادہ زور سے برستی ہے۔ جب یہ برس رہی ہو۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا آسمان کے دروازے کھل گئے۔ عربی میں اسے ماء منہمر کہتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ففتحنا ابواب السماء بماءٍ منہمرٍ وفجرنا الارض عیوناً فالتقی الماء علیٰ امرٍ قد قدر۔ ہم نے آسمان کے دروازے موسلا دھار پانی سے کھول دیئے۔ اور زمین سے چشمے ابل پڑے۔ پس وہ پانی اس نسبت پر آگیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کی تھی۔ یہ دراصل حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ کے واقعۂ عذاب کی طرف اشارہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مدرار سے جہاں مخلوق کو فائدہ ہوتا ہے۔ وہاں ماء منہمر سے ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔ گویا دنیا میں ایک طوفان برپا ہو جاتا ہے۔ روئے زمین پانی سے بھر جاتی۔ عمارتیں غرقاب ہو کر منہدم ہو جاتیں۔ باغات اور کھیتیاں ویران ہو جاتیں اور حیوانات وانسان ہلاک ہو جاتے ہیں۔ غرض یہ ایک عذاب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ گناہوں کی پاداش میں نازل فرماتا ہے۔

دراصل لفظ منہمر ہمر سے مشتق ہے۔ اور اس کے کئی معنی ہیں۔ شاخ کے دفعتہً ٹوٹنے۔ یکایک بارش ہونے ہلاک ہونے اور غصہ میں لانے کے بھی معنی ہیں (منتہی الارب) ان معانی کو پیش نظر رکھنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماءِ منہمر وہ بارش ہے۔ جو غضب الٰہی کے ماتحت بغتةً نازل ہو۔ اور جس سے ہلاکت اور تباہی واقع ہو۔

ماءً ثجاجاً

بارش کی اور بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو ماءً ثجاجاً سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ بارش اگرچہ زور سے ہوتی ہے۔ لیکن اسکی خاصیت یہ ہے۔ کہ اس سے باغات میں درختوں کی اسقدر نشوونما ہوتی ہے۔ کہ وہ گنجان ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا لِنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا۔ ہم نے آسمان سے بہنے والا پانی اتارا تا اسکے ذریعہ غلہ سبزی اور لپٹے ہوئے باغ پیدا کریں۔ غرض یہ وہ بارش ہے جسکے نتیجہ میں باغوں کے درختوں میں ایسی بالیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ ایکدوسرے سے لپٹے ہوئے نظر آتے ہیں

ماءً صبًّا

ایک اور قسم کی بارش ماءً صبًّا کے نام سے موسوم ہے۔ اس سے بالخصوص میووں کی پیدائش ظہور میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا صببنا الماء صبًّا ثم شققنا الارض شقًّا فانبتنا فیہا حبًّا وعنبًا وقضبًا وزیتونًا ونخلًا وحدائق غلبًا وفاکہةً وابًّا متاعًا لکم ولانعامکم یعنی ہم نے پانی برسایا اور زمین کو پھاڑا اور اسمیں اناج انگور زیتون کھجور گنجان باغات میوے اور چارہ تمہارے اور ہمارے چوپاؤں کیلئے اگایا۔ اس تشریح سے ظاہر ہے کہ عربی زبان غیر معمولی وسعت رکھتی ہے۔ یہی حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل اور کبھی بدلنے والی شریعت اس زبان میں اتاری تاکہ وسیع مطالب بیان کر دیئے جائیں۔

قابل توجہ احباب تشخیص کنندگان

حلقہ منٹگمری ملتان و جھنگ

بہت دن ہوئے ہیں۔ کہ تشخیص کنندہ احباب کی خدمت میں بذریعہ ایک خاص اور ضروری چٹھی تحریر کیا گیا تھا۔ کہ جماعت ہائے متعلقہ کے تشخیص بجٹ فارم بہت جلد مکمل کر کے بھجوا دیئے جائیں۔ مگر سوائے چند احباب کے دوسروں کی جانب سے نہ ہی تشخیص فارم پہنچے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی تسلی بخش جواب سوائے چودھری بشیر احمد صاحب سب جج مظفرگڑھ کے آیا ہے۔ جس کے باعث سخت حیرانگی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کی اہمیت اور ضرورت کا احساس جسقدر ہونا چاہیئے تھا۔ نہیں ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت اس کام کی جلد از جلد تکمیل بہت ضروری ہے۔ جسقدر بھی اس کام میں دیر واقع ہوگی۔ اور حضور نے جواب طلب فرمایا۔ تو آپ صاحبان کی سستی اور لاپرواہی کا ذکر کرنے پر خاکسار مجبور ہوگا۔ ممکن ہے۔ آپ احباب میں سے بعض عدیم الفرصت ہوں۔ اور بعض شدت گرمی کی وجہ سے اس مبارک کام کو مشکل اور بوجھ سمجھتے ہوں۔ مگر یہ باتیں ایسی نہیں۔ جو سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم کی تعمیل اور اس اہم کام کی تکمیل میں روک ہوں۔ پس دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ اس کھلی چٹھی کے پہنچنے پر اپنے فرض سے بہت جلد چند یوم کے اندر سبکدوشی حاصل کریں۔ اگر اب بھی تشخیص کنندہ احباب نے خدانخواستہ لاپرواہی ظاہر کی۔ تو مجھے مجبوراً اور کوئی انتظام کرنا پڑیگا۔ اور حضرت خلیفة المسیح الثانی کے حضور ایسے دوستوں کے نام پیش کرنے پڑیں گے۔

مگر مجھے تو بفضل خدا یہی امید ہے۔ کہ مخلصین کبھی یہ صورت پیدا نہ ہونے دیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

تشخیص کنندگان کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) چودھری محمد شریف صاحب پلیڈر منٹگمری (۲) چودھری محمد لطیف صاحب سب جج منٹگمری۔ (۳) چودھری غلام احمد خانصاحب وکیل پاکپٹن (۴) رسالدار حاکم علی خاں صاحب نمبردار چک $\frac{9}{12}$ ضلع منٹگمری (۵) قریشی محمود احمد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ محمود آباد (۶) مولوی نور محمد صاحب اوورسیر نہر ہیڈ ورکس ملتان (۷) شیخ فضل الرحمن صاحب اختر ملتان (۸) شیخ محمد حسین صاحب ملتان (۹) بابو محمد حیات صاحب ملتان (۱۰) چودھری بشیر احمد صاحب سب جج مظفرگڑھ (۱۱) ماسٹر محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر کوٹ ادو (۱۲) چودھری غلام احمد صاحب پوسٹل کلرک بہاول پور (۱۳) چودھری الہ دتا صاحب محکمہ نہر رحیم یار خاں (۱۴) چودھری خورشید احمد صاحب چک $\frac{9}{11}$ مراد (؟) چودھری لال دین صاحب چک $\frac{141}{مراد}$ (۱۵) مولوی محمد حسین صاحب جھنگ (۱۶) چودھری مولا بخش صاحب چنیوٹ (۱۷) حاجی محمد صاحب دریام کملانہ (۱۸) سکرٹری صاحب جماعت کلیان پور چک ۲۴۳ ضلع لائل پور۔

نیز مکرم اخوند محمد افضل خاں صاحب شہر ڈیرہ غازیخاں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے باوجود ضعیف العمر اور دائم المریض ہونے کے اور لائق نوجوان بیٹے کے حادثۂ موت کے تشخیص فارم مکمل کر کے ارسال فرمائے ہیں۔ ایسا ہی مکرم ماسٹر حبیب الرحمن صاحب سیکنڈ ماسٹر جام پور اور بابو محمد عالم صاحب جنرل سکرٹری جھنگ مگھیانہ و مولوی محمد زاہد صاحب شور کوٹ بھی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے بھی اپنے فرض کو سر انجام فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء جو دوست بہت جلد اور مکمل اس خدمت سلسلہ کے فرض کو ادا کریں گے۔ ان کے نام خصوصیت سے حضرت صاحب کے حضور بغرض دعا اور حصول خوشنودی پیش کئے جاوینگے۔ وباللہ التوفیق والسلام

(خاکسار برکت علی خاں شملوی (خانصاحب) جائنٹ ناظر بیت المال قادیان)

مظلومین کشمیر کیلئے چندہ

حضرت اقدس خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد متعلق چندہ کشمیر کسی گذشتہ اخبار میں دیا جا چکا ہے۔ جسمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک احمدی کو چندہ کشمیر بحساب ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ ادا کرنا لازمی ہے۔ یہ بات سب احمدیوں کو معلوم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرائط بیعت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ ہر احمدی عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ پس کشمیر کا کام بھی کشمیر کے عام مسلمانوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے ہے۔ اس لئے اسے سرگرمی سے جاری رکھنا چاہیئے۔

جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے چندہ عام اور چندہ وصیت کا ماہ بماہ ادا کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اور احمدیہ جماعت کے احباب چندہ عام یا وصیت باقاعدہ اور باشرح ماہوار ادا کرنے کے پابند ہیں۔ اسی طرح چندہ کشمیر کا باقاعدہ اور باشرح ادا کرنا بھی حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لازمی قرار دیا ہے۔ پس چندہ کشمیر باقاعدہ ایسی قوم کے مفاد کے لئے ادا کرنا جو کس مپرسی اور بے بسی کی حالت میں پڑی ہے حضرت اقدس خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے۔

۹ر جون کے خطبہ جمعہ میں حضور نے مرکزی چندوں کے باشرح اور ماہوار باقاعدہ وصول کرنے کے متعلق خاص طور پر زور دیا۔ چاہیئے کہ چندہ کشمیر بھی

جنرل سکرٹری کشمیر مسلم کانفرنس کا پیغام

اہل کشمیر اور مسلمانان ہند کے نام

چودھری غلام عباس خاں صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر جنرل سکرٹری کشمیر مسلم کانفرنس کشمیر نے گرفتاری سے پہلے حسب ذیل پیغام دیا۔

میں آج نامعلوم عرصہ کے لئے اہل کشمیر سے رخصت ہوتا ہوں۔ میری گرفتاری کوئی غیر متوقع امر نہیں۔ حکومت کے بداندیش عمال ایک عرصہ سے اس کوشش میں لگے تھے۔ کہ مسلمانان کشمیر کا سیاسی نظام درہم برہم کردیا جائے۔ تاکہ حصول حقوق کی کوشش میں وہ کامیاب نہ ہوسکیں۔ اس غرض کے لئے متعدد چالیں چلی گئیں اور بالآخر یہ ہوا۔ کہ حکومت کے چند رائے ہوا خواہوں کو اکسا کر خانہ جنگی کا ڈھونگ کھڑا کردیا گیا۔ جسکی آڑ میں حکومت کے ان بدخواہ عمال نے دربار کشمیر کو اس امر کا یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ میرے رفیق محترم شیخ محمد عبداللہ صاحب صدر آل کشمیر مسلم کانفرنس کا وقار گرچکا ہے۔ اور یہ کہ اس کے اقتدار کا خاتمہ کردینے یعنی دوسرے لفظوں میں مسلمانوں کی مذہبی اور ملی تحریک کو کچل ڈالنے کا وقت آپہنچا ہے۔ دربار کشمیر نے بلا سوچے سمجھے عین اسوقت جبکہ کشمیر کے حالات اعتدال پر آرہے تھے۔ شیخ صاحب کو گرفتار کرلیا اور بلا تحقیق اور بلا مقدمہ چلائے انہیں جیل میں ٹھونس دیا۔ یہ فقط ایک عبداللہ کی گرفتاری نہ تھی۔ یہ چیلنج تھا ۳۲ لاکھ مسلمانان ریاست کو جنہوں نے اسے سیاسی راہنما منتخب کیا۔ اور اس چیلنج کا وہی جواب دیا گیا جو مناسب تھا۔ آج کشمیر میں ایک قیامت بپا ہے ایک غلطی کو چھپانے کے لئے حکومت دس ہزار غلطیاں کرے گی۔ راجہ ہری کشن کول کے عہد کے تمام مظالم کا اعادہ کیا جارہا ہے۔ پھر بہما آرڈیننس کے ماتحت ٹکٹکیاں گاڑدی گئی ہیں۔ عورتوں اور بچوں کے پرامن جلوسوں پر گولیاں برس رہی ہیں۔ اور طرح طرح کے مظالم کا دور دورہ ہے۔ لیکن ہمیں اس قادر مطلق کی ذات پر بھروسہ ہے۔ کہ آزمائش کے اس بھنور سے بھی مسلمانان کشمیر بامراد نکلیں گے۔ اور دنیا پر ظاہر ہوجائے گا۔ کہ کشمیر کا بچہ بچہ اسلام کی حرمت اور تحفظ ملت کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے۔ اور اس راہ میں ہر ابتلا اور مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرے گا۔

میں اپنے بھائیوں سے زبردست اپیل کرونگا۔ کہ وہ پرامن رہیں۔ اور اس خاموش جنگ کو جاری رکھتے ہوئے حکام ریاست پر ثابت کردیں۔ کہ مسلمانوں کے ظاہرو جمود کے خاکستر میں وہ چنگاریاں خوابیدہ ہیں۔ جو مشتعل ہوکر تمام ریاست کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں۔ آپ اپنے ہموطن ہندو اور سکھ بھائیوں سے رواداری کا سلوک کریں۔ آپس میں اتحاد قائم کریں۔ اور خدا پر بھروسہ رکھیں یقیناً وہی اصحاب فیل کے مظالم اور بربریت سے آپ کو نجات دلائیگا۔ اخیر میں مسلمانان ہند سے پرزور گذارش کروں گا۔ کہ وہ اپنے روایتی ایثار اور عملی ہمدردی کو جس نے گذشتہ دو سال میں قرون اولی کی یاد تازہ کردی تھی۔ ایک دفعہ پھر حرکت میں لائیں۔ کشمیر کے بلکتے ہوئے بچوں اور مجروح اور مضروب عورتوں کی نظریں پھر سے پنجاب کی طرف لگ رہی ہیں۔ کہ اس جانب سے رحمت الہٰی کی گھٹائیں اٹھینگی کیا وہ معصوم اور مظلوم نگاہیں ناکام لوٹیں گی۔

412

مسلمانان کشمیر پر کیا گزر رہی ہے

شیخ عبداللہ صاحب کی بلاوجہ گرفتاری کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ گلینسی کمیشن کا ردعمل کیا جائے۔ جس میں سرکاری ذرائع کے علاوہ پنڈتوں اور یوسف شاہ کا بھی ہاتھ ہے۔ شہر کو کرنل سنگھ اور مہتہ کے چارج میں دے دیا گیا ہے۔ ہر ممکن وحشیانہ طریقہ استعمال کیا جارہا ہے۔ کل غلام محمد خاں سیکنڈ ڈکٹیٹر کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ اور آٹھ کس گرفتار ہوئے۔ زنانہ سٹیج پر سے تین عورتوں کو گرفتار کیا گیا۔ اور سب کو جوڈیشل حوالات میں دے دیا گیا۔ وہاں بھی وحشیانہ سلوک ہے۔ کسی قسم کا نعرہ لگانا جرم قرار دے دیا ہے۔ ساری رات سارے شہر میں سوائے یوسف شاہی محلہ کے خطرناک شور و شر رہا۔ سزائے بید نہایت وحشیانہ ہے۔ ڈکٹیٹروں کو علاوہ قید کے سزائے بید دی جاتی ہے۔ محلہ وار نوجوانوں کی لسٹ مرتب ہوئی ہے۔ تاکہ سب کو سزائے بید دی جائے۔ مسجدوں میں سے نکالیا جاتا ہے۔ پولیس راہ چلتے نوجوانوں۔ بڈھوں۔ بچوں کو گرفتار کررہی ہے۔ بید لگانے پر ایک جج اور ایک ڈاکٹر کو جو کر یوسف شاہ کے ہمخیال ہیں۔ مقرر کیا گیا ہے۔ ۲۵-۲۵ بید لگائے جاتے ہیں۔ کل ایک ڈکٹیٹر کو ۲۵ بید لگائے گئے۔ جس کی حالت سخت نازک ہے۔ مسلم کانفرنس کے خیرخواہوں اور والنٹیروں کو بھی گرفتار کیا گیا۔ اور سزائے بید دی گئی۔ لاٹھی چارج سے زخمی شدہ مسلمانوں کو شفاخانوں میں اپنا کھانا کھانے پر مجبور کیا گیا ہے۔ پنڈت مسلمانوں پر آوازے کستے ہیں۔ کہ بتاؤ تمہارا شیر کشمیر کہاں ہے۔ اب گلینسی سفارشات کے عوض میں بیدوں کی سزا لو۔ ڈاک اور اخبارات پر سخت سنسر ہے۔ تشویش روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ۸ رجون تیسرا ڈکٹیٹر معہ ۹ کس گرفتار ہوا۔ عورت کوئی گرفتار نہ ہوئی۔ کل ایک پنڈت بھی اسلامی سٹیج پر آیا۔ اور اس نے شیخ محمد عبداللہ صاحب کی بے وجہ گرفتاری پر بطور پروٹسٹ تقریر کی اور گرفتار ہوا۔ ٹکٹکی چل رہی ہے۔ مگر مسلمان ۴۴

۴۴ ہر ایک تکلیف برداشت کرنے پر تیار ہیں (نامہ نگار)

سکرٹریان تبلیغ کی فوری توجہ کی ضرورت

غیر مبایعین نے غیر احمدیوں کی غیر معمولی مخالفت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر بجائے غیروں کا مقابلہ کرنے کے ہمارے خلاف ایک پرجوش یورش شروع کررکھی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ان کے تین ٹریکٹ پچاس پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہوچکے ہیں۔ جیسا کہ ان کے اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ بارہ لاکھ ٹریکٹ شائع کرنے کی ان کی تجویز ہے۔ اس خطرناک سکیم کے ڈیفنس اور اظہار حق کے لئے میرے عزیز مکرم منشی فخر الدین صاحب ملتانی کتاب گھر قادیان نے اسی طرز کی سکیم شروع کردی ہے۔ چنانچہ دو ٹریکٹ شائع بھی کرچکے ہیں۔ ایک مسئلہ نبوت کے متعلق ہے۔ اور دوسرا کفر و اسلام کے متعلق ہے۔ ان ہر دو ٹریکٹوں میں نہایت دلچسپ اور لطیف طرز سے مولوی محمد علی صاحب کے مسلمات اور حوالہ جات کی رو سے اس امر کو ثابت کردیا گیا ہے۔ کہ غیر مبایعین مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق جس قسم کے خیالات غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے ظاہر کرتے ہیں۔ دراصل ان کا عمل اور دل ان کے بالکل خلاف ہے۔ ان ہر دو ٹریکٹوں اور دیگر تمام ٹریکٹ جو اس سلسلہ میں شائع ہوں ان کی بکثرت اشاعت نہایت ضروری ہے۔ قیمت بھی لاگت کے قریب ہے۔ للعہ رچار روپے فی ہزار۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ غیر مبایعین کے فتنہ کو کچلنے کے لئے ان ٹریکٹوں کو بکثرت شائع کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

دو مفید رسالے

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی عظیم الشان شہادت کے نام سے ایک ٹریکٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ جسمیں حضرت خواجہ صاحب مدظلہ کی تمام وہ تحریرات جمع کردی گئی ہیں۔ جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے۔ حضرت خواجہ صاحب مرحوم کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ آپ چاچڑاں شریف ریاست بہاول پور کے گدی نشین تھے۔ اور ایک نہایت باعمل بزرگ تھے۔ اور اسی وجہ سے نواب صاحب بہاول پور آپ سے رشتہ ارادت رکھتے تھے۔ اضلاع ملتان مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں اور ریاست بہاولپور میں حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ عنہ کے ہزاروں لاکھوں عقیدتمند ہیں۔ ان اضلاع کے احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ یہ ٹریکٹ منگوا کر بکثرت تقسیم کریں۔ تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ ۱۸ صفحے کا ٹریکٹ ہے۔ تین روپے سینکڑہ علاوہ محصولڈاک دفتر دعوۃ و تبلیغ سے منگوالیں

(۲) حقیقت جہاد۔ یہ رسالہ مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تصنیف ہے۔ اس میں جہاد کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے

فہرست نومبایعین ۱۹۳۲ء

نمبر	نام
۹۸۲	آمنہ بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۹۸۳	حسن بی بی صاحبہ " "
۹۸۴	عائشہ سراجی صاحبہ قادیان
۹۸۵	نور بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور
۹۸۶	اللہ رکھی صاحبہ " گوجرانوالہ
۹۸۷	سید بیگم صاحبہ " سیالکوٹ
۹۸۸	زینب بی بی صاحبہ " گورداسپور
۹۸۹	سید بیگم صاحبہ " "
۹۹۰	چراغ بی بی صاحبہ " "
۹۹۱	طالع بی بی صاحبہ " "
۹۹۲	حسن بی بی صاحبہ " "
۹۹۳	احمد بی بی صاحبہ لاہور
۹۹۴	فتح بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۹۹۵	نور بیگم صاحبہ " گوجرانوالہ
۹۹۶	رشیدہ بی بی صاحبہ " امرتسر
۹۹۷	ریشم بی بی صاحبہ قادیان
۹۹۸	رسول بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ
۹۹۹	فاطمہ بی بی صاحبہ " سیالکوٹ
۱۰۰۰	مریم بی بی صاحبہ " گورداسپور
۱۰۰۱	رمضان بی بی صاحبہ " "
۱۰۰۲	جنت بی بی صاحبہ " گجرات
۱۰۰۳	محمد بی بی صاحبہ بمبئی
۱۰۰۴	محمودہ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ
۱۰۰۵	نصیرہ بیگم صاحبہ ضلع گوجرانوالہ
۱۰۰۶	رسول بی بی صاحبہ " گورداسپور
۱۰۰۷	زینب بی بی صاحبہ " شیخوپورہ
۱۰۰۸	غلام فاطمہ صاحبہ " لاہور
۱۰۰۹	جنت بیگم صاحبہ " شیخوپورہ
۱۰۱۰	عائشہ بیگم صاحبہ " "
۱۰۱۱	رسول بی بی صاحبہ لاہور
۱۰۱۲	بیگم بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۱۰۱۳	ہاجرہ صاحبہ " گوجرانوالہ
۱۰۱۴	فضل نور صاحبہ " جہلم
۱۰۱۵	مریم بیگم صاحبہ " گورداسپور
۱۰۱۶	اقبال بیگم صاحبہ " "
۱۰۱۷	رضیہ بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۰۱۸	فاطمہ بی بی صاحبہ " شیخوپورہ
۱۰۱۹	نواب بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ
۱۰۲۰	زینب بی بی صاحبہ پٹیالہ
۱۰۲۱	مریم بی بی صاحبہ "
۱۰۲۲	ممتاز بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۰۲۳	آمنہ بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن
۱۰۲۴	عائشہ بی بی صاحبہ ضلع شاہ پور
۱۰۲۵	رسول بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۰۲۶	آمنہ بی بی صاحبہ "
۱۰۲۷	جیون بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۱۰۲۸	حیات بیگم صاحبہ " شیخوپورہ
۱۰۲۹	نواب بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۰۳۰	فقیر احمد صاحب ریاست کشمیر
۱۰۳۱	فیض محمد صاحب ڈیرہ دوازنیق
۱۰۳۲	میاں نور محمد صاحب پٹیالہ اسٹیٹ
۱۰۳۳	علی محمد صاحب ضلع لدھیانہ
۱۰۳۴	محمد یوسف صاحب پشاور
۱۰۳۵	عمرالدین صاحب ضلع فیروزپور
۱۰۳۶	شیر محمد صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۰۳۷	مساۃ بڈھی صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۰۳۸	برکت بی بی صاحبہ " "
۱۰۳۹	مراد بی بی صاحبہ " "
۱۰۴۰	عزیز بی بی صاحبہ " "
۱۰۴۱	جنت بی بی صاحبہ " "
۱۰۴۲	جان بی بی صاحبہ " "
۱۰۴۳	دین محمد صاحب " "
۱۰۴۴	غلام فرید صاحب " "
۱۰۴۵	کنیز فاطمہ صاحبہ لدھیانہ
۱۰۴۶	چوہدری عدالت خاں صاحب ریاست بہاولپور
۱۰۴۷	شیخ محمد بخش صاحب ضلع شاہ پور
۱۰۴۸	عبداللہ صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۰۴۹	جان بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۰۵۰	حامد حسین صاحب میرپور
۱۰۵۱	بیگم بی بی صاحبہ ضلع لائلپور
۱۰۵۲	نور محمد صاحب ضلع لاہور
۱۰۵۳	راج بی بی صاحبہ " "
۱۰۵۴	یعقوب ولد نور محمد صاحب "
۱۰۵۵	ایوب صاحب " "
۱۰۵۶	حسین بی بی صاحبہ " "
۱۰۵۷	ولی محمد صاحب ضلع سرگودھا
۱۰۵۸	عبدالعزیز صاحب " گورداسپور
۱۰۵۹	دین محمد صاحب " "
۱۰۶۰	محمد نصراللہ خاں صاحب کشمیر سٹیٹ
۱۰۶۱	ساون ولد گھسیٹا ضلع ہوشیارپور
۱۰۶۲	برکت علی صاحب " "
۱۰۶۳	دھنی ولد کریم بخش صاحب " گورداسپور
۱۰۶۴	مولوی رضاء اللہ صاحب " لائل پور
۱۰۶۵	غلام علی صاحب ضلع جھنگ
۱۰۶۶	غلام قادر صاحب " سیالکوٹ
۱۰۶۷	محمد حسین صاحب " "
۱۰۶۸	سلطان ولد حسن محمد صاحب " گجرات
۱۰۶۹	محمد یوسف صاحب کولمبو سیلون
۱۰۷۰	سردار بیگم صاحبہ ضلع شیخوپورہ
۱۰۷۱	کے وی ابوبکر کویا حاجی کالی کٹ ملابار
۱۰۷۲	اے ایم عثمان کویا صاحب کٹی حیرا
۱۰۷۳	اے یم حسن کویا صاحب کالی کٹ ملابار
۱۰۷۴	اے پی احمد کویا صاحب " "
۱۰۷۵	ایس۔ وی عثمان کویا " "
۱۰۷۶	منظور حسین صاحب کیمل پور
۱۰۷۷	اہلیہ ظہور احمد صاحب ضلع ملتان
۱۰۷۸	عنایت اللہ صاحب نمبردار ضلع گورداسپور
۱۰۷۹	گلاب بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۰۸۰	شاہ محمد صاحب " "
۱۰۸۱	فیض محمد صاحب " "
۱۰۸۲	بکر علی صاحب " "
۱۰۸۳	محمد دین صاحب " "
۱۰۸۴	محمد بی بی صاحبہ " "
۱۰۸۵	نواب بی بی صاحبہ " "
۱۰۸۶	کریم بخش صاحب " "
۱۰۸۷	برکت علی صاحب " "
۱۰۸۸	غوث محمد صاحب " "
۱۰۸۹	محمد الدین صاحب " "
۱۰۹۰	بیگم بی بی صاحبہ " "
۱۰۹۱	فاطمہ بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۰۹۲	عائشہ بی بی صاحبہ " "
۱۰۹۳	نواب بی بی صاحبہ " "
۱۰۹۴	سردار بی بی صاحبہ " "
۱۰۹۵	عائشہ بی بی صاحبہ " "
۱۰۹۶	محمد شریف صاحب " "
۱۰۹۷	علی محمد صاحب " "
۱۰۹۸	ریشم بی بی صاحبہ " "
۱۰۹۹	غلام محمد صاحب " "
۱۱۰۰	بیگم بی بی صاحبہ " "
۱۱۰۱	برکت علی صاحب " "
۱۱۰۲	کریم بخش صاحب " "
۱۱۰۳	امام الدین صاحب " "
۱۱۰۴	فضل بی بی صاحبہ زوجہ امام الدین صاحب ضلع گورداسپور
۱۱۰۵	عائشہ بی بی صاحبہ گجرات
۱۱۰۶	محمد اسمٰعیل صاحب ضلع جالندھر
۱۱۰۷	محمد یونس صاحب سیٹھ بنگلور
۱۱۰۸	مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب ساما نوی ۔ پٹیالہ
۱۱۰۹	تاج الدین صاحب ضلع گورداسپور
۱۱۱۰	نیاز احمد خاں صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۱۱۱	شیخ مولا بخش صاحب ضلع کٹک
۱۱۱۲	محمد نواز صاحب پشاور کنٹ
۱۱۱۳	محمد خاں صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۱۱۴	حوری بی بی صاحبہ کٹک
۱۱۱۵	شرف الدین صاحب ضلع گجرات
۱۱۱۶	اکرم بی بی صاحبہ زوجہ " "
۱۱۱۷	رابعہ بنت شرف الدین صاحب "
۱۱۱۸	محمد ابراہیم بن شیخ احمد صاحب بنگلور چھاؤنی
۱۱۱۹	فضل بی بی صاحبہ بنت نور ماہی ضلع گورداسپور
۱۱۲۰	آمنہ بی بی بنت محمد عبداللہ صاحب " "
۱۱۲۱	سکینہ بی بی صاحبہ " "
۱۱۲۲	اہلیہ صاحبہ " ضلع منٹگمری
۱۱۲۳	محمد سلیمان صاحب ریاست پٹیالہ
۱۱۲۴	عبدالسلام صاحب سرینگر کشمیر
۱۱۲۵	عبدالسلام شاہ صاحب "
۱۱۲۶	سید اصغر علی شاہ صاحب سیالکوٹ
۱۱۲۷	خیرالدین صاحب امرتسر
۱۱۲۸	خادم حسین صاحب ضلع گجرات
۱۱۲۹	چوہدری نذیر احمد خاں صاحب ذیلدار ضلع گوجرانوالہ
۱۱۳۰	چوہدری منظور احمد خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۱۳۱	منظور بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۱۳۲	نور محمد صاحب ضلع گورداسپور
۱۱۳۳	مولوی چراغ الدین صاحب "
۱۱۳۴	زبیدہ بیگم صاحبہ " "
۱۱۳۵	ملک محمد علی صاحب " جھنگ
۱۱۳۶	ماسٹر ثناء اللہ صاحب ضلع گورداسپور
۱۱۳۷	منشی غلام علی صاحب " ہوشیارپور
۱۱۳۸	سید قاسم صاحب بنگلور سٹی
۱۱۳۹	عبدالرحمٰن صاحب " "
۱۱۴۰	محمود خاں صاحب " "
۱۱۴۱	سردار فتح محمد خاں صاحب ریاست پونچھ
۱۱۴۲	عبدالغفار خاں صاحب میرٹھ
۱۱۴۳	مولوی عبدالغفور صاحب معہ اہل وعیال
۱۱۴۴	سمند خاں صاحب نمبردار " "
۱۱۴۵	سعدالدین صاحب " "
۱۱۴۶	نجم الدین صاحب " " تیس نفر ضلع کوہاٹ
۱۱۴۷	مساۃ خانم نوسلمہ معہ چار بچگان ضلع بنوں
۱۱۴۸	آغا تاج الدین احمد صاحب بنگال
۱۱۴۹	سردار علی صاحب پٹواری معہ اہل وعیال ۷ کس ضلع سیالکوٹ
۱۱۵۰	صدرالدین صاحب ضلع گجرات
۱۱۵۱	صفیہ بیگم صاحبہ جھانسی
۱۱۵۲	منیر خاں صاحب ضلع پشاور
۱۱۵۳	اہلیہ فیض الرحمٰن صاحب کپورتھلہ
۱۱۵۴	یعقوب احمد صاحب ضلع منٹگمری
۱۱۵۵	معراج بیگم صاحبہ امرتسر
۱۱۵۶	منور شاہ صاحب } ضلع لائلپور
۱۱۵۷	نور بیگم صاحبہ اہلیہ " }
۱۱۵۸	فتح محمد صاحب ضلع گورداسپور
۱۱۵۹	قمرالنساء صاحبہ پوری

(باقی)

آہنی خراس (بیل چکی)

تیس روپیہ معقول آمدنی پیدا کرنیکا طریقہ

آہنی رہٹ

دیہاتی کا بہترین کم خرچ اور کار آمد ذریعہ

قیمتیں اور تفصیل حالات معلوم کر کے
آپ یقیناً خوش ہوں گے
علاوہ ازیں چاف کٹر بیلنہ جات انگریزی ہل فلور مل
بادام روغن سیویاں قیمہ اور چاولوں کی مشینیں وغیرہ سامان
کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے

ہمارے آہنی خراس چھوٹے پیمانے پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ بیل یا بھینسا جوت کر فارغ وقت میں معقول آمدنی پیدا کیجئے۔ ہر قسم کے غذ جات کے علاوہ نمک ہلدی وغیرہ بھی پیسی جاتی ہے اس چکی سے اناج کے اصلی جوہر نشونما Vitamins ضائع نہیں ہوتے۔ آٹا ڈیڑھ من۔ دانہ چھ من فی گھنٹہ تیار ہوتا ہے۔ اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اطراف ملک سے بکثرت طلب ہوتے ہیں

پرانے دقیانوسی سامانوں کی بجائے ہمارے ترقی یافتہ رہٹ کیوں نہیں لگا لیتے؟

جو اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں۔ پائداری اور با فراط پانی دینے میں بے نظیر ثابت ہو چکے ہیں۔ آپ کی اوسط پیداوار نمایاں طور پر بڑھ جائیگی۔ روزمرہ کی مرمت اور بگڑنے کے ٹنٹوں سے ہمیشہ کیلئے بے فکر ہو جائینگے

اسنے والے مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے۔ رتیا۔ اینڈ سنز انجنیئرز۔ بٹالہ (پنجاب)

ریشم۔ تسر۔ تار۔ کرنڈی۔ سلک۔ مرسرائز۔ سوتی ہر رنگ میں حسب آرڈر خریداران سادی و منقش دی لنگیاں کپڑا۔ پگڑی۔ احمدیہ کور ساڑھی قمیص۔ کوٹنگ وغیرہ تیار کیا جاتا ہے۔

احمدیہ ویونگ فیکٹری۔ قادیان پنجاب

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ این۔ ڈی ڈھلی صاحب اے۔ آر بین۔ آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے نام عـہ روپے احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں

المشتہر ایم نواب الدین منیجر جبوب اولاد نرینہ
میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر و شہرۂ آفاق استاد مسٹر جی ایم مہتہ الیف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

منیجر انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ پنجاب

اندرون شہر میں

ایک باموقع مکان کی فروخت

ایک مکان پختہ چار مرلے کے رقبہ میں بنا ہوا ہے جس پر بالائی منزل بھی ہے۔ شہری طرز کا تعمیر شدہ ہر ایک قسم کی ضروریات حاصل ہے۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک دونوں بالکل قریب ہیں کوچہ مغلاں میں واقع ہے۔ جو صاحب لینا چاہتے ہوں خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھکر قیمت کا فیصلہ کریں۔ تفصیلی حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں

چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مضمون سے چند فقرات بحوالہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء

ہومیوپیتھک علاج

کے ذکر میں نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں "اس کے بعد ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اور یہ معلوم کر کے انسان کو سخت حیرت ہوئی کہ اس کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی ہوئی ہے۔ جن سے اس قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے۔ جو چیز جس قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے اسکی تھوڑی مقدار جو زہر یا بد اثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے اس قسم کی بیماری رفع کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی" یہ ہیں ہومیوپیتھک کی دنیا ہے الحمد للہ کہ حضور کے خدام میں سے ایک ہومیوپیتھی کا بہت شائق ہے۔ ناظرین کو چاہئے کہ ہومیوپیتھی کی قدر کریں۔ مکمل حالات و دواؤں کا الکٹ۔ ایم ایچ احمدی ہومیوپیتھ چتوڑ گڑھ میواڑ

دار السلام کا تحفہ

مریضانِ جگر و طحال

کی

مشکل آسان ہوگئی

گولیاں نافع جگر و طحال

اکثر مریضانِ جگر و طحال (تاپ تلی یعنی ضعف جگر۔ دھڑکا وغیرہ) عموماً کڑوی ادویہ سے بددل ہو کر علاج سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ان کی خاطر ہمنے

سالہا سال کی محنت و کاوش کے بعد

گولیاں نافع جگر و طحال

تیار کی ہیں جو حجم میں چھوٹی نگلنے میں آسان اور فائدہ میں خدا کے فضل سے سو فیصدی کامیاب ثابت ہوتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۶۴ گولی عـہ محصولڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ

ڈاکٹر شیخ احمد الدین اینڈ سنز۔ دار السلام ڈسپنسری۔ بھوانہ بازار۔ لائلپور

دار السلام کا تحفہ

ضرورت ہے

انٹرنیس اور ایف اے پاس یا فیل نوجوانوں کی جو تیس روپے سے ڈھائی سو روپے ماہوار تک کی ملازمت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ قواعد ۱ کا ٹکٹ ڈاک بھیجکر منگوائیں

پنجاب انجنیئرنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حیدرآباد دکن سے ۱۱رجون کو سرکاری طور پر اخبارات کی اس اطلاع کی تردید ہو گئی ہے۔ کہ اعلیٰ حضرت حضور نظام نے اقصیٰ یونیورسٹی کی تعمیر کے لئے چھ لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

سر پرشوتم داس ٹھاکرداس وزیر ہند کی طرف سے عالمگیر اقتصادی کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں کی امداد کے لئے مجلس مشاورت میں شامل ہونے کے لئے مدعو کئے گئے تھے۔ مگر انہوں نے اس دعوت کو اس بناء پر قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہ ان کے نزدیک کانفرنس کی نمائندگی ہندوستان کے لئے مایوس کن ہے۔ فری پریس کا خیال ہے۔ کہ مسٹر رنگا سوامی آئنگر بھی مجلس مشاورت میں شمولیت سے انکار کر دینگے۔

شملہ سے ۱۰رجون کی اطلاع ہے۔ کہ مہاراجہ دیواس کی تاج و تخت سے دست برداری کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ مگر ریاست مذکور کے نظام کے متعلق حکومت ہند کے سیاسی حلقوں میں کچھ عرصہ سے کافی تشویش کا اظہار ہو رہا ہے۔ مگر ریاستی انتظام میں اصلاح اور آئندہ نظام کے متعلق ابھی تک کوئی تجویز مرتب نہیں ہوئی۔

فلسطین کے مفتی اعظم نے ۱۰رجون کو شملہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ اقصیٰ یونیورسٹی کے لئے باشندگان فلسطین نے فی کس تقریباً بارہ آنے چندہ دیا ہے۔

انگلستان اور ہندوستان کے درمیان ٹیلیفون سروس شملہ کی ایک اطلاع کے مطابق کلکتہ۔ مدراس۔ ناگپور۔ اندور۔ اکولا اور امراؤتی وغیرہ تک وسیع کر دی گئی ہے۔

ہزایکسی لنسی وائسرائے ہند کے متعلق یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ آپ ۳رجولائی کو کشمیر جانے والے ہیں۔ مگر اب آپ نے اس سفر کو ملتوی کر دیا ہے۔

حکومت ہند نے اخبار سنڈے ایکسپریس لنڈن کی اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ فوجی رسد کے گھی میں ملاوٹ ہونے کیوجہ سے ہندوستانی افواج کے درمیان سخت شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس وجہ سے تقریباً ۳۵ لاکھ روپے کی رسد فوجی حکام نے ناقابل استعمال قرار دیدی ہے حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ بیان صحیح نہیں۔ ہندوستانی افواج کو جو گھی دیا جاتا ہے وہ بالعموم خالص ہوتا ہے۔ اور اسے پہلے آگرہ کے گھی گرم کرنے کے مرکز میں ارسال کیا جاتا ہے۔ جہاں میڈیکل افسر معائنہ کرتا اور اس کے بعد اسے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

حکومت سرحد کی طرف سے اس افواہ کی کہ لیونے فقیر اور اس کے ساتھی گرفتاری کے بعد کابل پہنچا دئے گئے ہیں۔ کوئی تصدیق نہیں ہو سکی۔

احمد آباد کے شاستری پنڈتوں نے وزیر ہند کو ایک عرضداشت بھیجی ہے جس میں درخواست کی ہے۔ کہ وہ نئے دستور حکومت میں اس مضمون کی ایک دفعہ کا اضافہ کر دیں۔ کہ باشندگان ہند کے مذہبی عقائد و رسوم میں دخل دینے کا نہ تو انتظامی ارکان کو اختیار ہوگا۔ اور نہ ہی قانونی طور پر ان میں کوئی دخل دیا جا سکیگا۔

بنگال میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس وقت ستر ہزار تعلیم یافتہ نوجوان ایسے ہیں۔ جو بالکل بے کار ہیں اور باوجود تلاش بسیار انہیں کوئی روزگار نہیں ملتا۔ اس صورت حال پر غور کرنے اور بے روزگاری کو دور کرنے کی تجاویز مرتب کرنے کے لئے وسط جولائی میں بمقام کلکتہ ایک آل انڈیا کانفرنس منعقد ہوگی۔

ڈاکٹر مونجے نے ۹رجون کو پونہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ گاندھی جی نے لوگوں میں دو غلط خیال پیدا کر دئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر سوراج ناممکن ہے۔ اور دوسرا یہ کہ چھوت چھات سوراج کے راستہ میں روکاوٹ ہے۔ اس کا نتیجہ بقول ڈاکٹر مونجے یہ ہوا ہے۔ کہ مسلمان اپنے مطالبات میں روز بروز اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ اور ہندو سوراج کی خواہش میں ان کے سب مطالبات منظور کر کے کمزور ہو رہے ہیں۔

تخفیف اسلحہ جات کانفرنس کے جنرل کمیشن کی میٹنگ میں ۸رجون کو جاپانی نمائندہ نے کہا۔ کہ جاپان ہوائی بم باری کو قطعاً ترک کرنا منظور کر لے گا۔ بشرطیکہ ان خدشات کو رفع کر دیا جائے۔ جو اسے اپنی قوم کی حفاظت کے لئے لاحق ہو گئے ہیں۔

جاپان کاٹن فیڈریشن نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ امریکہ کی ادنیٰ قسم کی روئی کو چینی روئی میں ملا کر کپڑا تیار کرے۔ اس طریق سے جاپان کے کارخانہ دار ہندوستانی روئی کا بائیکاٹ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

بمبئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ طلائی معیار ترک کرنے کے بعد ہندوستان سے اب تک ایک ارب ۴۱ کروڑ ۶۲ لاکھ ۲۶ ہزار ۴۸۵ روپیہ کا سونا ممالک غیر کو جا چکا ہے۔

چینی ڈاکوؤں کا جو گروہ تین انگریز بحری افسروں کو اٹھا کر لے گیا تھا۔ اس کو منچوکو گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ وہ انگریز افسروں کو رہا کر دیں۔ ورنہ ان کا قلع قمع کر دیا جائیگا۔ اس دھمکی کے جواب میں ڈاکوؤں نے ۱۰ لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا۔ جسپر منچوکو گورنمنٹ نے صرف تیس ہزار ڈالر دینا منظور کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر اب بھی انہیں رہا نہ کیا گیا تو زبردست کارروائی کی جائیگی۔

مہاراجہ الور ۱۲رجون کو اپنے پرائیویٹ سیکرٹری ہوم منسٹر اور دیگر سولہ اشخاص کی معیت میں وکٹوریہ جہاز سے یورپ روانہ ہو گئے۔ آپ نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں بحالی صحت کے لئے یورپ جا رہا ہوں۔

جاپانی سفیر نے روسی سفیر کو مطلع کیا ہے۔ کہ جاپان ۲۵رجون سے چینی مشرقی ریلوے کی خرید کے متعلق گفت و شنید شروع کرنے کے لئے آمادہ ہے۔

برما کے ایوان تجارت نے حکومت ہند کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کو تار دے کر مطالبہ کیا ہے۔ کہ جاپانی چاولوں کی درآمد کو روکا جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے برما کے چاولوں کی قیمتوں پر تباہ کن اثر پڑیگا۔ جو پہلے ہی بہت ارزاں ہیں۔ نیز جاپانی چاولوں کی درآمد کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ برما میں کثیر مقدار چاولوں کی بچ جائیگی۔ جو مجبوراً انتہائی ارزاں نرخ پر فروخت کرنی پڑیگی۔

ملک معظم نے ۱۲رجون کو ورلڈ اکانومک کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ اس وقت جبکہ ہر طرف اقتصادی بدحالی کا دور دورہ ہے۔ میں گہری ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے آپ اصحاب کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ تمام اقوام کی مشترکہ کوششیں مفید نتائج پیدا کر سکینگی۔ اس کے بعد آپ نے فرانسیسی زبان میں تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ اس وقت تمام اقوام ایک ہی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ جس کا ثبوت بیکاری کے روز افزوں اعداد و شمار سے مل سکتا ہے۔ میں اپیل کروں گا۔ کہ آپ صاحبان سب کی بہبودی کیلئے کوشش کریں

سرینگر میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر ولایت جانے والے ہیں۔ مسٹر کالون وزیر اعظم بھی آپ کے ساتھ ہونگے۔

سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سر جارج شسٹر کی جگہ مسٹر اے۔ ایچ لائڈ کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا عارضی ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

پٹنہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جلد ہی ایک مقدمہ سازش شروع ہونیوالا ہے۔ جسمیں شمالی بہار کے چار اضلاع کے ملزم شریک ہیں۔ اس سلسلہ میں اب تک ۳۰ انقلاب پسند گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی